37742- نماز تراویح واجب نہیں

سوال

بغیر کسی شرعی عذر کے پورا رمضان ہی نماز تراویح کی ادائیگی نہ کرنے والے کا حکم کیا ہے، اور کیا وہ گنہگار ہوگا؟
میں کمپنی ارامکو میں ملازمت کرتا ہوں بعض دن تو مجھے مغرب کے بعد بھی کام پر ہی رہنا پڑتا جس کی بنا پر مجھے وہیں افطاری کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے، اہل سنت سے تعلق رکھنے والا میں ہی اکیلا شخص ہو اور باقی سب لوگ شیعہ اور اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ افطاری جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

مسلمان اگر نماز تراویح کی ادائیگی نہ کرے تو وہ گنہگار نہیں ہوتا چاہے وہ کسی عذر یا بغیر عذر کے ترک کرتا ہو کیونکہ نماز تراویح فرض و واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہیں جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا اور اس پر ہمیشگی کی ہے اور مندرجہ ذیل قول میں مسلمانوں کو بھی اس پر عمل کرنے کا رغبت دلائی ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (760)۔

لھذا کسی بھی مسلمان کے لائق نہیں کہ نماز تراویح ادا نہ کرے، بلکہ اگر وہ امام کے ساتھ مسجد میں ادا نہیں کرسکتا تو اسے چاہیے کہ وہ گھر میں نماز تراویح ادا کرے، اور پھر اگر وہ سنت کے مطابق گیارہ رکعت نہیں ادا کرسکتا تو آسانی سے جتنی رکعتیں ادا کرسکتا ہے چاہے وہ دو رکعت ہی پڑھے ادا کرنی چاہییں اور آخر میں وتر ادا کرے۔

واللہ تعالی اعلم۔

رہا مسلہ شیعہ اور اسماعیلیوں کے ساتھ افطاری کرنا، تو ہم گزارش کریں گے کہ اگر ان کے ساتھ افطاری کرنے میں کوئی شرع مصلحت ہو کہ اس میں ان کے لیے تالیف قلب ہو اور انہیں سنت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی جاسکے اور جن بدعات پر وہ عمل پیرا ہیں انہیں ترک کرنے کی دعوت دی جاسکتی ہو تو ایسا کرنا مشروع ہے۔

لیکن اگر آپ دیکھیں کے ان کے ساتھ افطاری کرنے میں کوئی مصلحت نہیں تو افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ ان کے ساتھ افطاری نہ کریں اور ان کی بدعات کی بنا پر ان سے اجتناب کریں تاکہ یہ خدشہ پیدا نہ ہو کہ وہ آپ کو شبہات میں ڈال دیں اور آپ کو اس کے باطل ہونے کا علم نہ جس کی وجہ سے آپ بھی گمراہی کے قریب جانکلیں اور فتنہ میں پڑجائیں۔

واللہ اعلم.